طباعت اور پیش کش معیاری اور مدیر کے صاحبِ ذوق ہونے کی دلیل ہے۔(رفیع الدین ہاشمی)

تعلیم اور اس کے مباحث، مؤلف: ارشد احمد بیگ۔ ناشر: رفاہ سنٹر آف اسلامک بزنس، رفاہ انٹرنیشنل یونی ورسٹی، ۲۷۴-پشاور روڈ، اولڈ سپریم کورٹ بلڈنگ، راولپنڈی کینٹ۔ صفحات: ۸۴۔ قیمت: درج نہیں۔

پاکستان کا قیام جن مقاصد کے تحت عمل میں آیا، ان کے حصول کی کوششیں اوّل روز سے جاری ہیں۔ چنانچہ قیامِ پاکستان کے دو ہی مہینے بعد نومبر ۱۹۴۷ء میں وزارتِ تعلیم و تربیت کے زیراہتمام پہلی تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی قراردادوں کے یہ الفاظ لائق توجہ ہیں: ''پاکستان میں تعلیمی نظام کی بنیادیں دینی قدروں، اسلامی عالم گیر اخوت، رواداری اور عدل و انصاف پر استوار ہونی چاہییں''۔ اس کے بعد پاکستان میں بننے والی تقریباً تمام تعلیمی پالیسیوں میں، اسلامی نظریۂ حیات کی حفاظت، اسلامی اصولوں کے مطابق نظامِ تعلیم کی تشکیل، اسلامی اقدار کے نفاذ، اسلام اور پاکستان سے وفاداری، اسلام اور قرآن کے مطابق عملی قواعد کی بنیاد پر نصاب سازی، اور نظامِ تعلیم کی تیاری کو اساسی حیثیت حاصل رہی۔ زیرتبصرہ کتاب میں پاکستان کے نظامِ تعلیم کے اسلامی تشخص کی تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔

مصنف نے ۲۱ عنوانات کے تحت علم، تعلیم، مقاصد تعلیم، ذریعہ تعلیم، اسلامی تصورِ تعلیم، مغربی تصورِ تعلیم، نظام ہاے تعلیم کے تقابلی مطالعے، تعلیم کے جامع تصور اور مروجہ تعلیمی نظام کے اخلاقی انحطاط اور دیگر عنوانات پر نہایت موثر اور مدلل طریقے سے حقائق بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ پاکستان میں ہر نئی حکومت نے مقاصد کی حد تک نظامِ تعلیم کی اسلامی شناخت برقرار رکھی ہے لیکن عملاً پاکستان میں تعلیم پہلے سرکاری تحویل میں تھی، پھر نجی ادارے قومیا لیے گئے۔ کچھ عرصے بعد نجی اداروں کی اجازت دے دی گئی، بعدازاں مالی منفعت کی خاطر تجارت بن گئی۔ اس تغیر و تبدل نے نظامِ تعلیم کو اُن مقاصد سے ہم آہنگ نہیں ہونے دیا، جو تعمیر پاکستان کی اسلامی بنیادوں میں کارفرما ہیں۔

اس بات پر تعجب کا اظہار کیا گیا ہے کہ پاکستان کے نظامِ تعلیم کی اسلامی سمت موجود ہونے اور اُسے آج تک باقی رکھنے کے بعد اب پورے نظامِ تعلیم کو سیکولر کیوں بنایا جارہا ہے؟ آج جو لوگ پاکستان کے نظامِ تعلیم کی سیکولر تشکیل کی کوشش کر رہے ہیں، ان کا یہ عمل غیر آئینی اور غیر منطقی ہے۔ کتاب نہایت سلیقے اور ترتیب سے تحریر کی گئی ہے۔ کتاب کے مضامین کی یاد دہانی کے لیے